سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو بکر کیوں کہا جاتا ہے؟

دارُالافتاء اھلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:JTL-1858 تاریخ:29-08-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو بکر کہنے کی وجہ کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبد اللہ اور کنیت ابو بکر تھی۔ محدثین کرام نے اس کنیت کی دو مختلف وجوہات بیان کی ہیں:

(1) عربی زبان میں لفظ "اب" کا معنی ہے "والا" اور لفظِ "بکر" جوان اونٹ کو کہا جاتا ہے، یعنی جوان اونٹ کے مالک کو ابو بکر کہا جاتا ہے اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سواری کے لیے ہر وقت جوان اونٹ موجود ہوتا تھا۔

(2) عربی زبان میں لفظِ "بکر" اولیت (پہلے آنے) کے معنی پر دلالت کرتا ہے، مثلاً: صبح کے وقت کو "بکرۃ"، اور کسی موسم کے ابتدائی پھل کو "باکورہ" کہتے ہیں، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دین اسلام میں متعدد اولیات حاصل ہیں، مثلاً: سب سے پہلے ایمان قبول کرنا، خلافت میں تقدم حاصل ہونا وغیرہ، لہٰذا اس مناسبت سے آپ کو ابو بکر کہا جاتا ہے۔

ابو العباس احمد بن محمد فیومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی:(770ھ) المصباح المنیر میں لکھتے ہیں:

”البكر بالفتح الفتى من الإبل وبه كني ومنه أبوبكر الصديق “ترجمہ: فتح کے ساتھ لفظ بکر جوان اونٹ کو کہا جاتا ہے، اسی سے کنیت بھی لی جاتی ہے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت بھی اسی لفظ سے ماخوذ ہے۔ **(المصباح المنیر، جلد1، صفحہ70، دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

شیخ محقق، شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں: ”بکر بفتح باء و سکون کاف شتر جوان، بکرہ مؤنث، صدیق اکبر را کہ کنیت ابوبکر است بجہت ہمین است یک وقتی شتر جوان درزیر ایشاں بود“ ترجمہ: لفظ بکر باء کے فتح اور کاف کے سکون کے ساتھ جوان اونٹ کو کہتے ہیں، مونث کے لیے لفظ بکرہ استعمال ہوتا ہے۔ حضرت صدیق اکبر کو ابو بکر اسی جہت سے کہا جاتا ہے کہ آپ کے پاس ہر وقت ایک جوان اونٹ سواری کے لیے موجود ہوتا تھا۔

(اشعۃ اللمعات، جلد3، صفحہ24، مطبوعہ کوئٹہ)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ ”مرآۃ المناجیح“ میں لکھتے ہیں: ”خیال رہے کہ آپ کا نام عبد اللہ ہے اور کنیت ابو بکر ہے، ابو کے معنی ہیں ”والا“ جیسے: ابوہریرہ ”بلی والے“، بکر کے معنی ہیں ”اولیت“، اسی سے ہے ”بکرہ“ ”باکرہ“ اور ”باکور“، ابو بکر کے معنی ہوئے اولیت والے۔ چونکہ آپ ایمان ہجرت حضور کی وفات کے بعد وفات میں اور قیامت کے دن قبر کھلنے وغیرہ سب کاموں میں آپ ہی اول ہیں، اس لیے آپ کو ابو بکر کہا گیا رضی اللہ عنہ۔“

(مرآۃ المناجیح، جلد6، صفحہ291، قادری پبلشرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

23صفر المظفر 1446ھ/29اگست 2024ء

دار الافتاء اہلسنت
المفتی
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے